السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نکاح میں خطبہ مروجہ کے مسنون ہونے کی کوئی صریح دلیل ہے یانہیں ؟ مشکوۃ حدیث : والتشہدفی الحاجہ الخ میں نکاح کی تصریح نہیں ہے پھر اس خطبہ کے التزام کی کیا وجہ ہے ؟ نیز ویقرائک ثلث ایات کہنے کے بعد آیتیں چار کیوں ذکر کی گئی ہیں ؟ آیت اول سورۃ : آل عمران کی دوسری نساء اول کی تیسری اورچوتھی احزاب کے آخرکی ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بے شک ابوداود ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان وغیرہ میں حدیث مذکورہ کے اندر لفظ نکاح کی تصریح نہیں لیکن علامہ بغوی نے شرح السنہ 50/9 میں جو روایت ذکر کی ہے اس میں صراحۃلفظ نکاح موجود ہے ۔

ثانیا : احتمال ہے کہ لفظ حاجتہ سے مراد نکاح ہی ہو کیوں کہ نکاح ہی کے موقع پر اس خطبہ کا پڑھنا خلفا سلف مروج و معمول ہے ۔

ثالثا : سورۃ نساء والی آیت نکاح کے زیادہ مناسب ہے ۔ کمالا یخفی علی اا لمتامل

رابعا : نکاح کے موقع پر اس خطبہ کو ضروری اورلازم اور شرط سمجھ کر نہیں پڑھا جاتا کیوں کہ نکاح کے وقت ایجاب وقبول سے پہلے خطبہ پڑھنا نکاح کے صحیح ہونے کے لئے شرعا لازم اور شرط نہیں ہے ۔ کمایدل علیہ حدیث سہل بن سعد الساعدی عندالشحین وغیرہما فی المرأۃ التی وہبت أمر نفسہا للنبی علیہ السلام ثم أنکحہا برجل فقال : قدزوجتکہا بما معک من القرآن وحدیث رجل من بنی سلیم قال خطبت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث عندابی داود اما الجہلیۃ والعوام معذورون ولیس فعلہم فہم دلیلا وحجۃ علی شئی

سورۃ احزاب کی آیت مذکورہ فی الحدیث اگرچہ قرات حفص میں دو شمار کی گئی ہے لیکن مصحف ابن مسعود میں ایک آیت شمار کی گئی ہے جو قولا سدیدا کی بجائے فوزا عظیما پر ختم ہوئی ہے ۔ کمایدل علیہ روایۃ الترمذی : وقولو قولا سدیدا (الایہ کمایدل علیہ مارواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القنوت (بسندہ) عن عائشہ : ماقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر الاسمعتہ یقول : یا ایہا الذین امنوا تقوا اللہ وقولو قولا سدید الایۃ غریب جدا (تفسیر ابن کثیر 641/3

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔ کتاب النکاح

صفحہ نمبر 186

محدث فتویٰ